تاریخی شہر مٹی اور راکھ کا ڈھیر بن گیا۔ ہنستے مسکراتے انسان زندہ درگور ہوگئے۔ کچھ ہی دیر بعد صبح ہوگئی۔ لیکن یہ صبح قیامت تھی۔ یہ صبح مصیبت تھی‘ یہ صبح صبح نہیں تھی بلکہ یہ شام خونچکاں تھی‘ زخمیوں اور آہ و بکا کرتے ہوئے انسانوں کے کانوں نے عرش بریں کو بھی لرزاں کر کے رکھ دیا تھا۔ اجتماعی اموات آفات و مصائب ہر دور میں اولاد آدم کی قسمت میں لکھے آ رہے ہیں۔ تاریخ کے صفحات اٹھائیے اور قلب و جگر کو پیٹیے تو اَن گنت لرزہ خیز واقعات آپ کو پڑھنے کو ملیں گے۔ لیکن ''بم'' کا واقعہ اور اس کی لرزہ خیزی تو ہمارے ہی عہد اور ہماری ہی آنکھوں کے سامنے رونما ہوا ہے۔ اور اپنے مسلمان بھائیوں کی بے گور و کفن لاشوں کی اجتماعی تدفین کے مناظر‘ نقطہ انجماد کو پہنچی سردی میں لرزتے انسانوں کی فریادیں اور آہ وزاریاں ہم نے خود میڈیا کے ذریعے سنیں اور دیکھیں لیکن مجال ہے کہ ہمارے دلوں پر یا ہمارے کانوں پر اس کا رتی بھر اثر ہوا ہو۔ پہلے وقتوں میں ایک شخص کی جدائی پر سارا شہر لرز اٹھتا تھا اور یاد الٰہی اور فکر آخرت میں دل مصروف رہ جاتے۔ لیکن اب مادیت‘ حب دنیا‘ اور فکر معاش نے موجودہ عہد کے انسان کو بے حس بنا کر رکھ دیا ہے۔ اس جگر پاش واقعہ میں بھی پورے عالم اور خصوصاً عالم اسلام کے لئے درس عبرت کا بہت بڑا سامان موجود ہے۔ لیکن ہائے افسوس کہ نہ وہ دیکھنے والی آنکھیں ہیں اور نہ وہ اثر قبول کرنے والے دل۔ لگتا ہے ہم اتنے گئے گزرے ہوگئے ہیں کہ اب صورِ اسرافیل بھی ہم کو شاید خواب غفلت سے جگا سکے؟

ہم پڑوسی ملک ایران کے باسیوں اور حکومت سے اس المناک واقعہ پر دلی تعزیت کرتے ہیں۔ اور اس دکھ اور درد کی گھڑی میں ان کے ساتھ برابر کے شریک ہیں اور اپنے قارئین سے اپنے مظلوم اور مفلوک الحال بھائیوں کی مالی تعاون کی بھی اپیل کرتے ہیں اور اس طرح حکومت پاکستان سے بھی ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے پڑوسی اسلامی ملک کی بھرپور امداد کرے۔ آخر میں ہم مرحومین کے رفع درجات کے لئے دعا گو ہیں اور خداوند تعالیٰ سے التجا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اس دلخراش اور سبق آموز عبرت انگیز واقعہ سے سبق حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (امین)

سابق عراقی صدر صدام حسین کی گرفتاری اور قانون مکافات عمل کی شہادت

گزشتہ دنوں آنکھوں اور کانوں نے ایسی دلخراش خبر دیکھی اور سنی کہ شدت غم اور وفور درد سے پورا عالم اسلام بلبلا اٹھا‘ یہ منظر سابق ڈکٹیٹر صدام حسین کی امریکی افواج کے ہاتھوں ذلت آمیز گرفتاری کا تھا‘ صدام حسین جو روز اول ہی سے متنازعہ ترین شخصیت کے طور پر جانے پہچانے جاتے ہیں۔ ان کی گرفتاری اور آخری ڈراپ سین نے بھی حسب سابق کئی سوالات جنم لئے ہیں لیکن ہم یہاں اس بحث میں نہیں الجھتے۔ ع　اک معمہ ہے سمجھنے کا نہ سمجھانے کا

مگر یہاں دو باتیں انتہائی قابل توجہ ہیں۔ ایک صدام حسین جیسے بڑے آمر وقت کی اقتدار سے علیحدگی، روپوشی اور کسمپرسی میں اس کی گرفتاری۔ اور دوسرے عالم اسلام کو اس حادثے سے پہنچنے والے نقصان۔ سب سے پہلے تو صدام حسین کی گرفتاری سے جہاں عراق میں موجودہ جاری مزاحمتی تحریک کو نقصان پہنچے گا۔ وہیں پورے عالم اسلام کے بزدل اور بے حمیت حکمرانوں کے ڈر اور خوف میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ مثال کے طور پر لیبیا اور ایران کو دیکھئے جنہوں نے اپنے اسلحہ کے بڑے ذخائر اور میزائلز کو تباہ کرنے کا فوری اعلان بھی کر دیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ایران نے بھی ایٹمی پروگرام رول بیک کرنے کا عندیہ دے دیا ہے اور خود پاکستان نے بھی ایٹمی سائنسدانوں کی اہانت اور گرفتاریوں کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ اور غوری میزائل کے ماڈل بھی شاہراہوں سے گرانا شروع کر دیئے ہیں۔ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔ اس کے ساتھ عرب ممالک کے حکمرانوں میں اقتدار سے علیحدگی اور امریکہ سے خوف کا ڈر مزید بڑھ گیا ہے اور اس کے ساتھ دنیا بھر کے مسلمانوں پر رنج وغم اور دکھ درد کی ایک سوگوار فضا بھی چھا گئی ہے۔ کیونکہ صدام سے ہزار اختلافات اپنی جگہ صحیح ہیں لیکن صدام کی گرفتاری سے امریکہ اور عالم کفر کو جو خوشی اور مسرت حاصل ہوئی ہے اور ان کی عراق میں متوقع شکست کو جو سہارا ملا ہے وہ عالم اسلام کے لئے اچھی خبر نہیں۔

یہی وہ دکھ ہے جو ہم سب مسلمانوں کو گھن کی طرح کھا رہا ہے۔ اگرچہ صدام حسین کی گرفتاری سے قدرت نے ایک یہ پہلو بھی ہمیں دکھایا ہے کہ ہر ظالم کیلئے بالآخر ایک بھیانک انجام ہے۔ وہ صدام جس کی جنبش ابرو پر بڑے بڑے علماء کرام اور مشائخ عظام کی گردنیں پلک جھپکنے میں اتار دی جاتی تھیں۔ وہ صدام حسین جس نے لاکھوں کی تعداد میں اپنے سیاسی مخالفین کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ اور وہ صدام حسین جس نے ہمیشہ عالم کفر کا ساتھ دیا۔ کبھی روس کے پلڑے میں جا کر اشتراکیت کا محمل تھاما تو کبھی امریکہ پر بھروسہ کر کے اس کے ہاتھوں کٹھ پتلی بن کر ایران اور کویت پر یلغار کر کے ہزاروں لاکھوں افراد کو تاراج کر گیا۔ وہ صدام جس کے خوف اور دہشت کا یہ عالم تھا کہ مائیں بچوں کو اس کی تصویر دکھا کر ڈراتی تھیں اور جس کی دولت وثروت کا یہ عالم تھا کہ اس کے محلات اور اخراجات کے سامنے دنیا کے مالدار ترین ممالک کے حکمران بھی عاجز تھے اور جس نے اپنی رعایا پر ہر طرح کا ظلم وجبر پچیس (۲۵) برس تک روا رکھا۔ بالآخر قانونِ مکافاتِ عمل کی زد میں آ گیا۔

بہرحال اس واقعے پر ہم دل گرفتہ ہیں اور عراقی مجاہدین کی جدوجہد کے لئے دعا گو ہیں اور اسی قانونِ مکافاتِ عمل کا ہمیں بھی انتظار ہے کہ جس دن امریکہ اور صدر بش کا انجام بھی صدام جیسے ہو جائے۔

تو منکر قانونِ مکافاتِ عمل تھا
لے دیکھ تیرا عرصہ محشر بھی یہیں ہے